سید کاشف گیلانی

نعت

سارے عالم میں ترے حسن کا شہرہ دیکھوں
دِل کی ٹھنڈک کے لئے گنبد خضریٰ دیکھوں

جس طرح تجھ پہ رہا لطف خدا کا سایا
یوں ہی دنیا پہ ترے لطف کا سایا دیکھوں

اس لئے تیری محبت میں ہے مر جانے کا شوق
روزِ محشر میں ترے حسن کا جلوہ دیکھوں

جسم اطہر کی وہاں ہو گی یقیناً خوش بو
اس لئے مجھ کو تڑپ ہے کہ مدینہ دیکھوں

نعت لکھنے کا کیا جب بھی ارادہ میں نے
عرش سے اپنے تخیل کو میں بالا دیکھوں

چاند کو دیکھ کے فرمایا تھا صدیقہؓ نے
چاند پھیکا لگے جب آپ کا چہرہ دیکھوں

جب بھی پڑھتا ہوں مصائب میں نبی کے کاشف
درد سے پھٹتا ہوا اپنا کلیجہ دیکھوں

نہیں ہے ختمِ رسل کا زماں مکاں میں مثیل
وجود ان کا ہے دونوں جہاں کی غرض و دلیل
جہاں میں اسمِ محمد کا فیض ہے سب پر
شعور و عقل و خرد میں ہے ذات ان کی دخیل
ملا ہے عشقِ محمدؐ سے دلبروں کو عروج
ہیں عکسِ روئے منور سے سب حسین و جمیل
ملی ہیں دونوں جہانوں میں عظمتیں اس کو
کہ پائے خاک میں ان کے ہوا جو جا کے قتیل
ہمیشہ فاش ہوئے ان سے راز وہ سب پر
کہ روح جن کے نہ ہونے سے ہوگئی تھی علیل
شعور ان سے بشر کو ہے رفعتوں کو ملا
وگرنہ ہو ہی گیا تھا یہ ظلمتوں میں زلیل
دیا ہے حسن و لطافت کو مہبطِ انوار
بنا کے قدرتِ حق نے وجود ان کا جمیل
نہیں حبیب سوا ان کے چارہ گر کوئی
وہی تو روزِ قیامت سبھی کے ہوں گے وکیل

ابن انیس حبیب الرحمٰن لدھیانوی
(مہتمم جامعہ ملیہ، فیصل آباد)